Cambridge International Examinations
Cambridge International General Certificate of Secondary Education

CANDIDATE NAME	

CENTRE NUMBER		CANDIDATE NUMBER	

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2015**

2 hours

Candidates answer on the Question Paper.

No Additional Materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.

The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

This document consists of **13** printed pages and **3** blank pages.

DC (CW/SW) 103580/3
© UCLES 2015

Exercise 1

مشق نمبر: 1

مندرجہ ذیل اشتہار کو غور سے پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

Questions 1–6

سوال نمبر: 1 تا 6

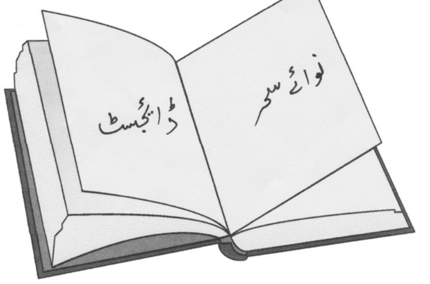

علم وادب کے شوقین لوگوں کے لئے خوشخبری

نوائے سحر ڈائجسٹ کی عظیم اور مفید پیشکش

شاعری، اشتہارات اور مختلف مضامین کا مجموعہ مزاحیہ،
مذہبی سائنسی مضامین، سچی، سنسنی خیز اور من گھڑت کہانیاں

- سنہری باتیں
- مشہور لوگوں کے حالات زندگی
- لذیذ پکوان کے طریقے، گھریلو ٹوٹکے، جدید فیشن

جلدی کریں یہ رعایت صرف ایک ماہ کے لیے ہے۔ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

- عید کے مبارک موقع پر آپ کے لیے انمول تحفہ
- تمام شمارے بذریعہ ڈاک آپ گھر بیٹھے وصول کرسکتے ہیں

سالانہ اخراجات کی تفصیل

- قیمت فی شمارہ 80 روپے
- سالانہ ڈاک کا خرچہ 340 روپے
- آپ کے لیے صرف 780 روپے
- بارہ شماروں کی قیمت 960 روپے
- کل رقم 1300 روپے !!!
- 420 روپے کی خصوصی بچت
- بیرون ملک کے قارئین کے لیے 30 فی صد رعایت

آپ ہم سے اس نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ ۲۱۴۵۴۲۷

(بیرون ملک رہنے والے لوگ پاکستان کا کوڈ ۹۲ ۰۰ لگانا نہ بھولیں)

پچھلے صفحے پر دی گئی عبارت کو پڑھ کر درج ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

1 رسالے کا نام کیا ہے؟

.... [1]

2 مضامین کے علاوہ رسالے میں شائع ہونے والی کسی قِسم کی کہانی کا ذکر کیجئیے۔

.... [1]

3 خصوصی پیشکش کتنی مدت کے لیے ہے؟

.... [1]

4 ایک شمارے کی قیمت کیا ہے؟

.... [1]

5 سالانہ اضافی اخراجات کیا ہیں؟

.... [1]

6 بیرون ملک مقیم افراد کے لیے کیا رعایت ہے؟

.... [1]

[Total: 6]

© UCLES 2015

Exercise 2 — مشق نمبر: 2

Question 7 — سوال نمبر: 7

راجیش کھنّہ کے بارے میں لکھی ہوئی عبارت کو پڑھ کر دوسرے صفحے پر دِیا گیا فارم پُر کریں۔

راجیش کھنہ اور ان کا بھوت نگر

راجیش کھنہ کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ اُن کا اصلی نام جتن کھنہ تھا۔ وہ دسمبر 1942ء کو بھارت کے شہر امرتسر میں پیدا ہوئے۔ وہ بالی ووڈ کے مشہور اداکار تھے۔ اُن کی شہرت کا اندازہ آپ اُن کی کارکردگی سے لگا سکتے ہیں۔ اُن کی ۳۷ فلمیں ایوارڈ یافتہ تھیں۔ جن میں ۴۸ کو پلاٹینم جوبلی ایوارڈ ملِے۔ چند ایک فلموں کے نام شاید آپ کی یادوں کو تازہ کر دیں۔ مثلاً کٹی پتنگ، آپ کی قسم، میرے جیون ساتھی، آنند اور اردھنا وغیرہ۔ انہوں نے اپنے کام کی وجہ سے نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں شہرت حاصل کی۔ فلم نگری سے وابستگی کے علاوہ ان کی ذاتی زندگی بھی کافی دلچسپ تھی۔

اُنکے بنگلے کے بارے میں بھی چند انکشافات کرتے چلیں کیونکہ اُنکی زندگی میں اس کا اہم کردار رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ اُن کا بنگلہ اُنکی ملکیت میں آنے سے پہلے بھوت بنگلہ کہلاتا تھا۔ ایک کہاوت کے مطابق گھر انسان کی زندگی پر گہرے اثرات چھوڑتا ہے۔ اس ویران بنگلے کو مشہور اور کامیاب موسیقار نوشاد نے نہایت سستے داموں خریدا۔ حیرت انگیز طور پر یہ بنگلہ ان کے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا۔ انہیں بے شمار خوشیاں ملیں اور اس کا نام "آشیانہ" رکھا گیا۔ اس کے بعد راجندر کمار نے اسے دُگنی قیمت میں خریدا۔ اس گھر میں اُن کے مقدر کا ستارہ بھی خوب چمکا اور ان کی ہر فلم نے جوبلی منائی۔

راجیش کھنہ اُس وقت فلمی دنیا میں نئے نئے آئے تھے۔ ان کا تعلق امیر گھرانے سے تھا اور فلموں میں مزید پیسہ کما لینے کے بعد انہیں بھی اس گھر میں رہنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ جو کہ اب بھوت بنگلہ نہیں بلکہ دوسروں کے لیے آشیانۂ مُسرت وبَرکت تھا۔ انہوں نے اس امید کے ساتھ کہ ان کے لیے بھی یہ بنگلہ خوشیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوگا، اسے ساڑھے تین لاکھ روپے میں خرید لیا۔ راجیش نے نئے سرے سے اسے سَجایا اور اس کا نام "آشیرواد" رکھا۔ اسے محض اتفاق سمجھیں یا پھر توہم پرستی کہ یہ گھر جسے ایک مُدت تک آسیب زدہ سمجھا جاتا تھا اُن کے لیے بھی خوشیوں کا گہوارہ بَن گیا۔ قسمت کی دیوی اُن پر مہربان ہوگئی انہیں بھی بے پناہ شہرت، دولت اور نام اس گھر میں ملا۔ اور وہ اپنے خوابوں کی شہزادی ڈِمپل کپاڈیا کو اپنی دُلہن بنا کر لائے تو ان کے بنگلے میں گویا بہاریں اتر آئی ہوں۔ ممبئ بھر میں اس گھر کو شہرت ملی اور اس کا نام اہم عمارتوں کی فہرست میں آگیا۔

چند مکینوں کو عارضی خوشیاں دینے کے بعد آخر کار اس بنگلے نے اپنی آسیب زدگی کا رنگ دکھانا شروع کیا اور راجیش کو پریشانیوں نے گھیر لیا۔ دوسرے الفاظ میں ان کے فلمی پیشے کا زوال شروع ہوا۔ راجیش کو دو زبردست دھچکے لگے۔ فلمی زندگی کے ساتھ ساتھ ذاتی زندگی میں بھی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ بیوی کے ہمراہ تینوں بیٹوں نے بھی راجیش اور "آشیرواد" سے منہ موڑ لیا۔ کیا خبر کہ یہ بھوت نگر کا اثر تھا یا پھر راجیش کو تنہائی اور بیماری نے گھیر لیا۔ وہ اِسی حالت میں ۱۸ جولائی ۲۰۱۲ء کو اس جہانِ فانی سے چل بسے۔ اب سننے میں آیا ہے کہ ان کی بیٹیاں اس بنگلے کو عجائب گھر بنانے کی خواہش مند ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو اسے یقینی طور پر بھوت بنگلے کے بجائے راجیش کھنہ کے بنگلے کے طور پر جانا جائے گا۔

© UCLES 2015

پچھلے صفحے پر دی گئی راجیش کھنہ کے بارے میں معلومات پڑھ کر فارم پر کریں۔

راجیش کھنہ

اصلی نام :

[1] ....

پیدائش کی جگہ :

[1] ....

ایوارڈ یافتہ فلموں کی تعداد :

[1] ....

مکان کی قیمت خرید :

[1] ....

بنگلے کا نام :

[1] ....

بیوی کا نام :

[1] ....

اُن کے آخری دِنوں کا حال :   برائے مہربانی صحیح خانے میں ٹھیک کا نشان لگائیں۔

تنہائی اور بیماری ☐   بیوی بچوں کے ساتھ ☐   دوستوں کے ساتھ ☐   [1]

[Total: 7]

Exercise 3

مشق نمبر: 3

شمسِ اوّل کے بارے میں مندرجہ ذیل تفصیلات پڑھ کر دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

Questions 8–9

سوال نمبر: 8 تا 9

شمسِ اول کی تعمیر مکمل

سورج کی حرارت قدرت کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ یوں تو زمانہ قدیم میں ہی بنی نوع انسان نے اس کی تپش اور روشنی سے مستفید ہونے کے گُر سیکھ لیے تھے، مگر سائنس دان آج بھی اس میدان میں مزید تجربات کر رہے ہیں۔ اپریل ۲۰۱۲ء میں دنیا کا سب سے بڑا بجلی گھر مکمل کرنے کا اعزاز متحدہ عرب امارات کو حاصل ہوا۔ اِس علاقے میں سورج پورا سال ہی آب و تاب سے چمکتا ہے، اِسی لیے اس جگہ کا انتخاب کیا گیا تھا۔ اِس شمسی بجلی گھر یعنی شمسِ اول کا رقبہ ڈھائی کلو میٹر ہے۔ اسے ابو ظہبی سے ۱۲۰ کلو میٹر دور جنوب مغرب میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اِس میں ایک سو میگا واٹ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ یعنی کہ دنیا میں جتنی بھی شمسی توانائی تیار کی جا رہی ہے، یہ بجلی گھر اکیلا اس کا دسواں حصہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہاں بجلی آئینوں اور قوسی پینل کی مدد سے تیار کی جاتی ہے۔

شمسِ اوّل مُشترکہ سرمایہ کاری کا نتیجہ ہے، جس میں فرانسیسی اور ہسپانوی کمپنیوں کا ۴۰ فی صد اور ابو ظہبی کی کمپنی کا حصہ ۶۰ فی صد ہے۔ اس کے بنانے پر ۵۹ کروڑ ۵۰ لاکھ امریکی ڈالر کی رقم خرچ کی گئی ہے۔ ایسے منصوبے نہ صرف توانائی بخش ثابت ہونگے بلکہ فضائی آلودگی کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ماہرین نے حساب لگایا ہے کہ شمسِ اول کی وجہ سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج میں لگ بھگ ایک لاکھ ۷۵ ہزار ٹن سالانہ کی کمی ہو جانے پر اس شہر کا ماحول نہایت صاف ستھرا ہو گا۔ دوسرے لفظوں میں یہ ۱۵ لاکھ درخت لگانے یا ۱۵ ہزار کاروں کا کم استعمال کرنے کے برابر ہے۔ ہے نا ! بہتری کی طرف بڑھنے کا راستہ۔

ابھی تو شمسِ اول کی دنیا کا سب سے بڑا بجلی گھر مانا جاتا ہے۔ مگر وہ دن دور نہیں جب اس سے بھی بڑے پلانٹ تعمیر کئے جائیں گے۔ بھارت، امریکہ اور مراکش اِس سے بھی بڑے منصوبوں پر غور کر رہے ہیں۔ ایسے علاقے جن کی آب و ہوا گرم ہے اور سورج کی دھوپ وافر مقدار میں موجود ہے، وہاں پر شمسی بجلی گھروں کی اشد ضرورت ہے۔ بڑے بڑے سرمایہ کاروں کو چاہیے کہ وہ ترقی پذیر ممالک کو جنگ میں اُلجھانے اور ہتھیار مہیا کرنے کے بجائے ایسی سہولیات فراہم کریں جو ان کی بھلائی کے کام آسکیں۔ مثال کے طور پر پاکستانی عوام لوڈشیڈنگ جیسے سنگین مسئلے سے دوچار ہے اور قدرت نے اسے دھوپ کی نعمت سے نوازا ہے۔ سرمایہ کاروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیں اور ماحول کو صاف ستھرا اور خُوشگوار رکھنے میں غریب ممالک کی مدد کریں تاکہ فضا کو آلودگی سے محفوظ رکھا جا سکے۔ اس نوعیت کے مزید بجلی گھر بنانے سے ایک تو توانائی کے بحران سے کسی حد تک چھٹکارا ملے گا اور دوسرا یہ کہ اس سے دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ بڑی طاقتیں حقیقتاً چھوٹی طاقتوں کی ترقی کی خیر خواہ ہیں۔

© UCLES 2015

Questions 8–9

سوال نمبر : 8–9

آپ ایک اخبار کے لیے شمسی توانائی پر مضمون لکھ رہی / رہے ہیں۔

آپ مضمون کا خاکہ نوٹس (نکات) کی شکل میں تیار کریں۔

اپنے نوٹس مندرجہ ذیل سرخیوں کے نیچے لکھیں۔

8 شمسِ اوّل کی تین اہم باتیں

- .... [1]
- .... [1]
- .... [1]

9 (a) ماحول پر دو اچھے اثرات

- .... [1]
- .... [1]

9 (b) معاشرے پر دو اچھے اثرات

- .... [1]
- .... [1]

[Total:7]

Exercise 4

مشق نمبر: 4

نظم وضبط کے بارے میں درج ذیل مضمون پڑھ کر دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوال کا جواب لکھیں۔

Question 10

سوال نمبر : 10

نظم وضبط کی اہمیت

نظم وضبط سے مراد ہے کہ اپنے ہر کام کو ایک ترتیب اور سلیقے سے کیا جائے۔ نظام قدرت ہمارے لیے ایک بہترین مثال ہے۔ انسانی اور حیوانی زندگی، موسموں کا تغیر، نظام شمسی اور موت وحیات کا سلسلہ ایک باقاعدہ نظام کے تحت چلتا ہے۔ دین ومذہب کے تقاضے بھی اصول وقواعد کی پابندی سکھاتے ہیں، گھر، ادارہ یا تنظیم، معاشرہ اور ملک اصولوں پر چل کر ہی پروان چڑھتے ہیں۔ مثال کے طور پر اوقات نماز، اصولِ رمضان اور شادی بیاہ کے طور طریقے سبھی نظم وضبط کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ ایک خاندان، تنظیم یا حکومت کے اغراض ومقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے چند ایک اصول بنائے جاتے ہیں اور ان سے وابستہ افراد پر ان کی پابندی لازم ہوتی ہے۔ اِن اصولوں کی خلاف ورزی کرنے سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جس طرح ایک انسان کی زندگی میں نظم وضبط کا پایا جانا باعث برکت ہے، اسی طرح معاشرے اور قوم کی ترقی میں بھی اس کی بہت اہمیت ہے۔ اگر ہم دنیا کے مختلف معاشرتی نظام کا جائزہ لیں تو جن ممالک نے قاعدے اور قوانین کی پابندی کی وہ ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہو گئے اور جنھوں نے مقرر کردہ حدود کی خلاف ورزی کی وہ ترقی پذیر ممالک کہلائے۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ ایسے معاشرے تنزلی، افراتفری، بدامنی اور انتشار کا شکار ہوئے۔ اس کی زندہ مثال افریقہ، ایشیاء اور مشرقِ وسطیٰ کے بعض علاقوں میں ملتی ہے۔

اکثر یہ سمجھا جاتا ہے کہ فوج کے شعبے میں نظم وضبط کی مثال ملتی ہے۔ لوگ یہ بھول جاتے ہیں کہ نظم وضبط اور اصولوں کی پابندی صرف ایک سپاہی کی زندگی کے لیے ہی اہم نہیں ہے، بلکہ انسان کو اپنی زندگی کے ہر پہلو میں اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ انسان جب ایک منظم راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کے اندر اپنے نفس پر قابو پانے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ انسان کو ایسا کرتے ہوئے شروع میں مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ مگر اصول پسندی کی عادت ہو جانے پر اس کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر انسان ذہنی سکون کے لیے جب بھی کھیل کھیلتا ہے تو اسے اصولوں کے تحت ہی کھیلنا پڑتا ہے۔ کھیل میں ہار جیت کی اہمیت سے زیادہ اس بات کو ضروری سمجھا جاتا ہے کہ کھیل کے دوران اصولوں کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔ آپ نے اکثر خبروں میں ایسے مقدموں کے بارے میں سنا ہو گا جو کھیل میں کی جانے والی دھاندلی کی وجہ سے منظر عام پر آتے ہیں۔ اس سے نہ صرف کھلاڑیوں کو سزائیں بھگتنا پڑتی ہیں بلکہ ملک وقوم کی بدنامی بھی ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ:

نظم وضبط کا ہونا بہت ضروری ہے ‏ ‏ ‏ گر نہ ہو کوئی ضابطۂ حیات

زندگی اس کے بنا ادھوری ہے ‏ ‏ ‏ ایسا جینا تو بس اک مجبوری ہے

© UCLES 2015

Question 10 | **سوال نمبر :10**

پچھلے صفحے پر لکھے گئے مضمون کو پڑھیں۔

اس میں دی گئی معلومات کو استعمال کرتے ہوئے معاشرتی زندگی میں نظم وضبط کی اہمیت پر خُلاصہ لکھیں۔
آپ کا خلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔
خلاصے کے مواد کے 6 **مارکس** اور صحیح زبان کے استعمال کے 4 **مارکس** دیئے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[Total: 10]

© UCLES 2015

Exercise 5

مشق نمبر: 5

مستقبل کے ہوائی سفر کے بارے میں مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیئے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

Questions 11–17

سوال نمبر: 11 تا 17

مُستقبل میں ہوائی سفر

اکثر مذاہب کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اس کی سہولت کے لیے کائنات بنائی اور اسے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عطا کی۔ بنی نوع انسان نے اپنی ذہنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے لیے آسانیاں پیدا کیں۔ اُس نے قدرت کی تخلیق کے پوشیدہ رازوں کا مشاہدہ کیا اور پھر نئی نئی چیزیں بنائیں۔ پرندے کو اڑتے دیکھا تو اُس کی پرواز کو وسیلۂ ترقی بناتے ہوئے ہوائی جہاز بنالیا۔ آج مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہوتا ہے۔ خود کو آنے والے چالیس پچاس سالوں کے دور میں لے جایئے۔ ذرا سوچیئے کہ آج کے مقابلے میں اس سفر کی نوعیت کیسی ہوگی؟ ایک فضائی کمپنی نے مستقبل کے ہوائی سفر کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچا ہے کہ اُن کے تیارہ شدہ طیاروں کے کیبن ٹرانسپیرنٹ یعنی صاف وشفاف ہونگے۔ مسافر اپنے چاروں طرف نظر دوڑا سکیں گے اور قدرت کے حسین مناظر سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔

ذرا تصور کریں کہ آپ بادلوں کے بیچ سے گزر رہے ہیں یا پھر کھلے آسمان کے جھلملاتے ستارے آپ کے دائرہ نگاہ میں ہیں اور کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اس منظر کا تصور ہی روح کو چھونے لگتا ہے اور بچپن میں سنی ہوئی کہانیوں میں اڑن قالین پر بیٹھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا اور ہوا کے دوش پر اڑنا خوابوں میں ہی ممکن تھا۔ اب یہ خواب حقیقت کا روپ دھارنے لگے ہیں۔

مزید یہ کہ مسافر آج کی طرح فلمیں بھی دیکھ سکیں گے۔ یہ فلمیں ہولوگرام اسکرین پر دکھائی جائیں گی۔ جو مسافروں کے جسم کی گرمی سے حاصل ہونے والی توانائی سے چلیں گی۔ مسافر گیمز کھیلنے کا شوق بھی پورا کر سکیں گے۔ اور تو اور بعض دور اندیش ماہرین کی رائے کے مطابق شاید یہ بھی ممکن ہو کہ مسافروں کو اُن کے گھروں تک پہنچایا جا سکے۔ خوشگوار موڈ کے لیے اروما تھراپی اور ایکو پریشر کا بھی بندوبست کیا جائے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم یا ہماری نوجوان نسل 50 کی دہائی سے پہلے ہی ایسے سفر کا تجربہ کر سکیں۔

Questions 11–17

سوال نمبر : **17–11**

پچھلے صفحے پر دیئے گئے مضمون کو پڑھیں اور مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

11 انسان نے اپنے لیے سہولیتں کس طرح بنائیں؟

....

[2] ....

12 انسان کو ہوائی جہاز بنانے کا خیال کیونکر آیا؟

[1] ....

13 مستقبل میں جہاز کے کیبن کیسے ہونگے اور مسافر اپنے سفر سے کس طرح لطف اندوز ہونگے؟

....

[2] ....

14 مصنف نے بچپن کے خواب کا کیا نقشہ کھینچا ہے؟

[1] ....

15 مستقبل میں ہوائی جہاز میں فلم دکھائے جانے کا کیا طریقہ کار ہوگا؟

....

[2] ....

16 مزاج کو بحال کرنے کے لیے کیا انتظام ہوگا؟

[1] ....

17 چند دانشوروں کی مستقبل کے فضائی سفر سے کیا اُمیدیں وابستہ ہیں؟

[1] ....

[Total: 10]

© UCLES 2015

Exercise 6 مشق نمبر: 6

انعامی مقابلے میں حِصّہ لینے کے لیے درج ذیل عنوان پر ایک مضمون لکھیں۔

Question 18 سوال نمبر: 18

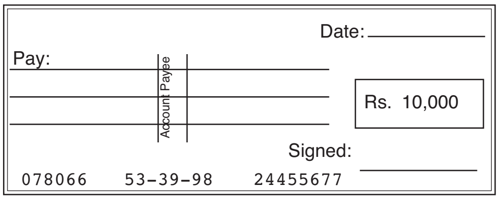

آپ اپنی پسندیدہ تنظیم یا ادارے کی مالی مدد کے لیے ایک اِنعامی مُقابلے میں حصہ لینا چاہتی / چاہتے ہیں۔

جیتنے والے طالب علم کو 10 ہزار روپے کا چیک دیا جائے گا، جس سے وہ اپنی پسندیدہ تنظیم کی مدد کر سکیں گے۔

آپ کا مضمون **200–150** الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔

آپ چاہیں تو مندرجہ ذیل نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

- فلاحی ادارے یا تنظیم کا نام اور مختصر تعارف
- تنظیم کے مقاصد
- آپ کے خیال میں ان کی مالی مدد کیوں کرنی چاہیے۔

مضمون کے مواد کے 10 نمبر

اور صحیح زبان کے استعمال کے 10 نمبر

© UCLES 2015

[Total: 20]

© UCLES 2015

BLANK PAGE

© UCLES 2015

BLANK PAGE

© UCLES 2015

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Examinations Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cie.org.uk after the live examination series.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2015